

# Mahmood Ayaz aur Sugat -

## محمود ایاز اور سوغات

زہرہ جبین

ریسرچ اسکالر، سٹرل یونیورسٹی آف حیدر آباد۔ اندیا



محمود ایاز ایک بہترین شاعر، تحقیق کار مترجم، بصر نقاد ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب نظر مردی اور صحافی بھی تھے۔ رسالہ سوغات میں ادب و ادب کے مسائل کی آگاہی کے ساتھ ساتھ زبان و ادب سے ان کی درودمندی بھی عیاں ہوتی ہے۔

ادب میں یوں تو سیکڑوں رسائل کا اجراء ہوا ہے۔ مگر ایسے معیاری رسائل کی تلاش کی جائے جس نے زبان و ادب کی ترقی و ترویج میں انہنسٹ نقوش چھوڑے ہیں بہت کم ہی ہیں۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان سے رسائل کی آمد پر پابندی لگ گئی جس سے ادبی فضاء میں تنقیح کا احساس ہونے لگا تھا۔ اور یہاں جو رسائل شائع ہو رہے تھے ان میں زیادہ ترقی سے زیادہ فنکار کو اہمیت دی جاتی تھی اور اکثر اس میں تیرے درج کی تحقیقات بھی چھپتی تھیں۔ محمود ایاز اس ادبی فضاء میں نہ تھے، وہ اپنے ادبی ذوق کی تکمیل کے لئے ایک ایسا معیاری رسالہ کا لانا چاہتے تھے جس میں اقرباً پروری اور مصلحت کیلئے کوئی گنجائش نہ ہو، جہاں صرف اور صرف فن کے معیار کا خیال رکھا جائے، اپنی اس خوبی کو محمود ایاز نے سوغات کی شکل میں شرمندہ تعبیر کیا اور آخر وقت تک اس معیار کو قائم رکھا۔ جب سوغات کا پہلا شمارہ شائع ہوا تو محمود ایاز نے اسکے اداریہ، نقش اول، میں اس رسالہ کی پالیسی کو واضح کر دیا، اسکے متعلق محمود ایاز لکھتے ہیں۔

”یہ پرچہ کسی تجارتی مفاد کے پیش نظر نہیں نکالا گیا ہے اور نہ اس کامدیر کوئی کاروباری ناشر ہے۔ اس کے ذریعہ ادب یا ملک و ملت کی خدمت کا بھی مجھے کوئی دعویٰ نہیں ہے۔ ”اصلاح مفاسد“ یا ”خدمت قوم“ سے کہیں زیادہ خود اپنے ذوق کی تکمیل کیلئے اس پرچہ کا اجراء ہوا ہے۔“ (۱)

محمود ایاز، نقش اول مشمول سوغات، شمارہ اول دور اول، ص: 8

سوغات کا اولین شمارہ جنوری 1959ء میں منتظر عام پر آیا۔ سوغات کا دور اول جملہ 14 شماروں کے بعد مسدود ہو گیا۔ تقریباً آٹھ سال بعد محمود ایاز نے سوغات کا دوبارہ اجراء کیا۔ دور دوم کا پہلا شمارہ ایک ستمبر 1971ء کو منتظر عام پر آیا۔

دور دوم کا بھی وہی کڑا معیار تھا جو دور اول کا تھا۔ سوغات کے دوسرے دور میں صرف تین شمارے شائع ہوئے۔ بدستی سے رسائل کا یہ سلسلہ طویل نہ ہو سکا۔ سوغات کے دور دوم کے معیار سے محمود ایاز بھی مطمئن نہیں تھے۔

ستمبر 1991ء میں پوری آب و تاب کے ساتھ تیری مرتبہ سوغات کے اجراء کا اہتمام ہوا۔ رسالہ سوغات کیلئے سماں کی شکل میں تھا۔ تیرے دور میں ایک کتاب کی شکل میں شائع ہونے لگا۔ اس دور میں بھی صرف اور صرف ادبی اصول اور معیاری سی سوغات کی کسوٹی تھا۔

سوغات نے عالم اردو کو مغرب کے جدید ادبی رجحانات سے واقف کر دیا۔ صحافت چمن میں بہاریں بکھرتے ہوئے اپنی خوشبو سے زبان و ادب کو معطر کر دیا۔ ”کتنے لوگ ادب کا کاروبار کرتے ہیں مگر آپ نے جس طرح جینا سیکھا اور ادب سے عشق کیا اور ذوقی سلیم کے سہارے چلے وہ کتنے لوگوں کے دل گردے کی بات ہے؟ سوغات نے ادبی صحافت میں اور اردو ادب میں جو جگہ بنائی ہے، ہم اس پر فخر کر سکتے ہیں۔ سوغات کا ادبی ذوق اور ادبی معیار قائم کرنے میں جو شاندار عمل رہا ہے اس سے انکار بڑی نا انصافی اور ننگ نظری ہو گی۔“ ۳ آل احمد سرور